نمبر ۴

عرف باوفا عاشق

حسب فرمائش حاجی غنی احمد تاجر کتب چوک لکھنؤ

باہتمام خاکسار حامد علی سنہ ۱۹۲۹ء

در مطبع سعیدی بلوچپورہ لکھنؤ طبع شد

نیرنگ بہار اصلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد باری تعالےٰ

تری ذات پاک ہے اے خدا تری شان جل جلالہ
ترا نام مالک و کبریا تری شان جل جلالہ

یہ زمین بنی وہ فلک بنا یہ بشر بنا وہ ملک بنے
ترے لفظ کن کا ظہور تھا تری شان جل جلالہ

جسے چاہے مردہ اٹھائے تو جسے چاہے زندہ بنائے تو
ترے ہاتھ میں ہے فنا بقا تری شان جل جلالہ

کوئی شاہ کوئی امیر ہے کوئی بینوا فقیر ہے
جسے چاہا جیسا بنا دیا تری شان جل جلالہ

ہر چمن میں تو ہی تو رنگ و بو ہے رہا یہ طوطی کی تو ہی تو
پڑھے کیوں نہ بلبل خوشنوا تری شان جل جلالہ

غزل نیاز

معمور ہو رہا ہے عالم میں نور تیرا
از ماہ تا بماہی سب ہے ظہور تیرا

اسرار احمدی سے آگاہ ہو سو جانے
تو نور ہے سراسر ہے ہر سنگ طور تیرا

ہر آنکھ تک رہی ہے تیرے ہی منھ کو پیارے
ہر کان میں ہوں پاتا مسعود شور تیرا

جب جی میں یہ سمائی جو کچھ کہ ہے سو تو ہے
پھر دل سے دور کب ہو قرب و حضور تیرا

گر حرف بے نیازی سر زد نیاز سے ہو
پتلے میں خاک کے ہے حرف غرور تیرا

غزل محزون

آنکھ پائی ہے حسینوں سے لڑانے کے لیے
دل دیا ہے ستم یار اٹھانے کے لیے

غم جو تجھ سے ازل میں ستم آرا ٹھہرے
میری تخلیق ہوئی رنج اٹھانے کے لیے

کیا کہا پھر کہو کیا ستم ڈھاتے ہم ہیں
آئینہ کیسے اسے لاؤں دکھانے کے لیے

آپکو چھوڑ کے مین اور کو چاہون توبہ — آپ کیا ظلم ہین مرے دل کے جلانے کے لیے
شکوہ کا رنج والم تیرا عبث ہی مخزون — دل ہو آنے کے لیے جان ہو جلانے کے لیے

غزل بسمل

عاشق بدنام کو پروائے ننگ و نام کیا — آپ جو ناکام ہو اسکو کسی سے کام کیا
پھر مین جب دلبر نہ ہو کسطرح دلبر مین رہے — جب نہ ہو آرام دل تو پائے دل آرام کیا
ابتدائے عشق مین ہم تو گئے جی سے گذر — ہو محبت کا الٰہی دیکھیے انجام کیا
ہین جو بسمل شیفتہ گیسو سے روئے یار کے — وہ سمجھتے ہی نہین ہین کفر کیا اسلام کیا

غزل مضطر

علاج درد دل تجھسے مسیحا ہو نہین سکتا — تم اچھا کر نہین سکتے مین اچھا ہو نہین سکتا
دم آخر مری بالین پہ مجمع ہے حسینون کا — پھر آنا اے قضا اسوقت پردا ہو نہین سکتا
تمھین چاہون تمھارے چاہنے والونکو بھی چاہون — مرا دل پھیر دو مجھسے یہ جھگڑا ہو نہین سکتا
نہ بدلو اپنے اپنایت کے برتاوے تم اے مضطر — بیرا پامال ان باتون سے اپنا ہو نہین سکتا

غزل

ہو سے بیت کا وعدہ کر کے پیا کیون بیت بٹھانا چھوڑ دیا — وہ مہر کی انکھیان پھیر لین لیکن وہ دم آنا چھوڑ دیا
کس پیار سے پہلے بیت لگا سب تن من اپنا دے لینا — اب ایسے بیٹھے اس بس مین پیا اس بس کا آنا چھوڑ دیا
ذرا درس دکھا کر بول بچن تو ری بول کے واری سب تن من — اس بس مین کھو یا سب جوبن ورلینا بیگانہ چھوڑ دیا

تضمین بر غزل حافظ علیہ الرحمۃ

اس دلربا صنم کا جب سے کیا نظارا
آنکھین دکھا کے اسنے ہے مست مجھکو مارا — کچھ بس چلا نہ اپنا بے ساختہ پکارا
دل میرود ز دستم صاحبدلان خدا را — دردا کہ راز پنہان خواہد شد آشکارا

ورنہ کہ راز پنہان خواہد شد آشکارا

ناصح نہیں مراد دل کعبہ کا آرزومند — بدنام عاشقی ہوں دیتا ہے کیوں مجھے پند
بزم بتان کا جانا ممکن نہیں کہ ہو بند — در کوے نیکنامی مارا گذر نہ دادند
گر تو نمی پسندی تغیر کن قضا را

دریاے عاشقی ہے آفت کا موج انگیز — اور رات ہے اندھیری ملاح کو ہے پرہیز
طوفان نے کر دیا ہے جام حیات لبریز — کشتی شکستگانیم اے باد شرطہ برخیز
باشد کہ باز بینیم دیدار آشنا را

غزل امیر مینائی مرحوم

تو جہاں بن ٹھن کے نکلا خلق دیوانی ہوئی — جامہ زیبی سے تری کس کس کی عریانی ہوئی
اللہ اللہ کس قدر ہیں آشنا ے حسن و عشق — بال ادھر بکھرے ادھر دلکو پریشانی ہوئی
مجھسے تجھسے ہو چکی ہے گفتگو روز ازل — چھپنے والی ہے کہاں آواز پہچانی ہوئی
حضرت یوسف نے اچھا گل کھلایا مصر میں — چاک دامانی سے پیدا پاک دامانی ہوئی
جب ہوئی وحشت تری کوچہ ہی میں نکلے چھپنے — خاک بھی سر پر وہی ڈالی جو تھی چھانی ہوئی
مجھکو ڈیوڑھی پر بٹھا کر آپ گھر میں سو رہے — عاشقی کاہے کو ٹھہری یہ تو دربانی ہوئی
عاصیوں کو دیکھ کر آغوش رحمت میں امیر — بیگناہوں کو قیامت میں پشیمانی ہوئی

غزل شراب

تجھے تو مار رہا تیری کرے گا مجھسے حجاب کبتک — دکھا دی مکھڑا اٹھا دی پردہ رکھیگا منہ پر نقاب کبتک
بھلا یہ پوچھے کوئی صنم سے ہوئی ہے تقصیر کون ہم سے — جو باز آتا نہیں ستم سے یہ ظلم جور و عتاب کبتک
مرے حریفوں سے کر کی یاری ہوا شریک شراب خواری — کھلا ہمیں کیسے کرون نہ زاری جلوں میں مثل کباب کبتک
امنگ پہ ہے تری جوانی تو کر لے بندہ سے لن ترانی — یہ بات اچھی نہیں ہے جانی رہیگا حسن شباب کبتک

رہے ہو غیر کے گھر میں دن بھر رشک یا رو نکوائے کیونکر | کبھی وہ آتا نہیں مری گھر رہو نہیں غم میں خراب کبتک
دلا مرا یا میسر ہو جا نکلکے ظلمت سے نور ہو جا | خدا کے نقشہ میں چور ہو جا رہیگا مست شراب کبتک
مجھے تو آتی ہے دلپہ رقت کہ عشق بازی ہے اسکی خلقت | تو نام صورت میں فی الحقیقت چھپا رہیگا نقاب کبتک

غزل حافظ علیہ الرحمۃ

دیدہ لبریزم سراپا انتظار کیستم | ذوق دیدار تو دارم بیقرار کیستم
کشتۂ آن خال مشکین بستۂ زلف سیاہ | گر مسلمان نیستم زنار دار کیستم
کشتۂ صیاد عالم زخم شمشیر نگاہ | نیم بسمل گشتہ ام یارب شکار کیستم
صید دام افتادہ را صیاد میگرد قفس | حیرتے دارم کہ یارب من شکار کیستم
حافظم در مدرسہ در روئے کشم در میکدہ | سخت حیران گشتہ ام من از شکار کیستم

غزل مغربی

ہر سو کہ دویدیم ہمہ سوئے تو دیدیم | ہر جا کہ رسیدیم سر کوے تو دیدیم
روے ہمہ خوبان جہان را بتماشا | دیدیم ولے آئینۂ روے تو دیدیم
ہر قبلہ کہ گیرد دلم از بہر عبادت | آن قبلۂ دل را خم ابروے تو دیدیم
در ظاہر و باطن بمجاز و بہ حقیقت | خلقے دو جہان را ہمہ رو سوے تو دیدیم

غزل حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ

نہ من بیہودہ گرد کوچہ و بازار میگردم | مذاق عاشقی دارم پے دیدار میگردم
خدایا رحم کن بر من پریشان وار میگردم | خطا کارم گنہگارم بحال زار میگردم
شراب شوق می نوشم بگرد یار میگردم | سخن مستانہ میگویم ولے ہشیار میگردم
خطایم را عفو فرما گناہم را محو گردان | مریض و ناتوانم بیکس و ناچار میگردم
گہے خندم گہے گریم گہے افتم گہے خیزم | مسیحا در دلم پیدا و من بیمار میگردم

ساقی عنایت کن تو مولانای رومی را
غلام شمس تبریزم قلندر وار میگردم

غزل حضرت جناب حاجی امداد اللہ صاحب روحی فداہ

اگرچہ بیخودم مستم ولے ہشیار میگردم
باطن شاہ کونینم بہ ظاہر خوار میگردم

مرا از لطف بیعت با جانان چو نور خود بفرض خود
بصورت زو جدا امن گرچہ سایہ وار میگردم

عجب بیخود و ہم مستم کہ طرفہ ماجرا ایست
کہ دلداری بہ بردارم پے دلدار میگردم

جو شد منظور قتل من تغافل چیست ای قاتل
کہ سر بر کف کفن بر دوش گرد دار می گردم

شراب شوق عالم را تو می طلبی و بخشی
مگر محروم گرد خانہ خمار مے گردم

مرا نافع نخواہد شد نصیحت ناصحا ہرگز
کہ سودا عشق بسر دارم زمن بیکار میگردم

بیا از محمد کن دل امداد را روشن
کہ عکس نور بے کیفم پے انوار میگردم

غزل

ظاہر میں کہیں ہے سنتے ہیں باطن میں کہیں ہیں
یہ وصف انہی میں ہے کہ یہیں اور کہیں ہیں

غائب کبھی آنکھوں سے کبھی گرم تجلی
گاہے متفرق ہیں گہے دل کے قریں ہیں

آتے ہیں خیالوں میں نگاہوں میں دلوں میں
پھر ہم سے یہ کہتے ہیں کہ ہم پردہ نشیں ہیں

کعبے میں کلیسا میں کہاں تک میں پکاروں
دیدیجئے آواز اگر آپ کہیں ہیں

غزل

در پہ سے ہم در دولت پہ صدا دیتے ہیں
آج دیکھیں مرے خواجہ مجھے کیا دیتے ہیں

بھول جاتا ہوں جو کلیر کی تری راہ کوئی
حضرت گنج شکر آکے بتا دیتے ہیں

نہ بھی محبت میں پھنسے [illegible] مگر چاہا
آپ بگڑی ہوئی تقدیر بنا دیتے ہیں

چٹکیاں لیتی ہے رہ رہ کے جگر میں فریاد
نالۂ دل مجھے تھم تھم کے صدا دیتے ہیں

اپنے بندے کو بنا دیتے ہیں [illegible] مولیٰ
شان یوں بندہ نوازی کی دکھا دیتے ہیں

ممیرے صدا ترے قربان کاروں لیکنک	منھ سے فرماؤ خدا کے لیے ہاں نیتے ہیں
ادب آموز حقیقت میں وہ جلوے تیرے	سبق انی وانا کا وہ پڑھا دیتے ہیں
رحم کر رحم حسینؓ ابن علی کا صدقہ	ہیں ترے محتاج ترے در پہ صدا دیتے ہیں

غزل فطرت

باغ جہاں میں اک گل رعنا تم ہی تو ہو	عالم ہو جس پہ والہ و شیدا تم ہی تو ہو
ہاں ہاں انہی لبوں نے تو مردے جلائے ہیں	کہتا تو ہوں حضور مسیحا تم ہی تو ہو
عالم ہے مبتلا ترے حسن و جمال کا	کونین میں دلوں کی تمنا تم ہی تو ہو
میں کیا بتاؤں قبلۂ عشاق کون ہے	سب جانتے ہیں کعبہ و دلہا تم ہی تو ہو
ارمان نکلے پوچھے تمیں کس ادا سے وہ	فطرت ہے جنکا نام وہ رسوا تم ہی تو ہو

غزل نیاز

افسانہ مرے درد کا اس یار سے کہدو	فرقت کی مصیبت کو دل زار سے کہدو
میں عشق کے مشرب میں ہوں ای شیخ و برہمن	جا جال مرا سبحہ و زنار سے کہدو
اک میں ہی نہیں تو بھی ہے ان آنکھوں کا مارا	اے اہل نظر نرگس بیمار سے کہدو
مشکل جو نیاز آئے تمھیں فقر میں درپیش	جا شاہ نجف حیدر کرار سے کہدو

غزل تراب

مے وحدت سے اے ساقی لبالب ایک ساغر دے	میں بندہ تیرا ہو جاؤں تو منوا لے مجھے کر دے
پلا ساقی مجھے وہ مے جو ذوق بیخودی بخشے	رگ و ریشہ میں میری کیفیت منصور کی بھر دے
تو شیخ جام کر مجھکو قسم ہے پیر مغ تجھ کو	سقا ہم رہیں پڑھکے تراب آگے مرے دھر دے
ملامت عشق بازی کی بھلا کون شیخ میں	تراب اس کام کا تو ہے کہ سرکار سے دھر دے

غزل شمس تبریزی

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی	بر گزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

زینت حضرت حق صدر بدر کائنات
نور چشم انبیا چشم چراغ ما توئی

شب معراج بودی جبرئیل اندر رکاب
نا نہادہ بر سر زید و گنبد خضرا توئی

یا رسول اللہ لو دانی ہنانت عاجزان
تا جہان را بنشوا و رہنمائے ما توئی

شمس تبریزی چہ داند نعت تو بغیران
مصطفیٰ و مجتبیٰ و سید اعلیٰ توئی

غزل

یا رسول اللہ کریمی سیدی
انت مولائی حبیبی مرشدی

لطف قربان شان رحمانی توئی
دستگیر او فضل ربانی توئی

یا حبیب اللہ یا نور الہدیٰ
یا جمال اللہ یا خیر الوریٰ

اسے رتور کا سب مسیحائی دہند
نور للّٰہی و مولائی دہند

دادر اشفاق

مزہ دیتے ہیں کیا یار تیری بال گھونگھر والے
ایسا زلفونکا ہے جال جسنے کھینچے دلکی کھال

ہو یوں جان کھوک خنجال تیری بال گھونگھر والے
مزہ دیتے ہیں کیا یار تیرے بال گھونگھر والے

پڑیوں دلکو غم کھلولے + لاکھوں اسنے تیر چلائے
عاشق ہوش نہ لینے پائے بانکی چتون کے سمجھائے

مزہ دیتے ہیں کیا یار تیرے بال گھونگھر والے
جب سے ہوئی ہے تیری دوری ایسی حالت ہے مجبوری

رنگت رخ کی ہے کافوری + طوفان بنے ہیں بالے
مزہ دیتے ہیں کیا یار تیرے بال گھونگھر والے

تیری ابرو ہے وہ قاتل جسنے کیے ہزاروں گھایل
تیری ادا ہے ایسی بال + جس سے ہیں کھوں منوالے

مزہ دیتے ہیں کیا یار تیرے بال گھونگھر والے
ہوں یوں قید غم میں قید جیسے سحر کا تھی زید

مرغ دل ہے اپنا صید تک صیاد کے ہونیں بلے
مزہ دیتے ہیں کیا یار تیری بال گھونگھر والے

تیری دید کا ہے مشتاق تیری فرقت کیا ہے اشتاق
تیری یاد میں یا اشفاق کبتک کھاؤں غم کے بھالے

مزہ دیتے ہیں کیا یار تیرے بال گھونگھر والے

ترانہ

دل ناداں کو ہم سمجھاے جاینٔ گے

ہجر مین جن کے جان چلی ہے — نہ وہ اہل ستم بلواے جاینٔ گے

سخت پتھر سے زیادہ ہے ترا دل قاتل — ہوئی آسان نہ جاں نیار کی مشکل قاتل

نہ کیا ذبح گیا چھوڑ کے بسمل قاتل — دہن زخم پکارا کیا قاتل قاتل

کسے زخم جگر کے یہ جو کے دکھاے جاینٔگے

غزل امیر

اک پوشیدہ کمر یار نے کیا رکھی ہے — آنکھ بھی مشکل دہن ہمسے چھپا رکھی ہے

کھینچ شمشیر ادا میان مین کیا رکھی ہے — یہ بھی کیا گھات ہے قاتل جو چھپا رکھی ہے

ہجرے مین بیٹھ کے مسجد مین نہ کراے واعظ — ایسی شے ہے کہ قیامت یہ اٹھا رکھی ہے

اک ذرا وحشت دل بڑھکے غیر تو لینا — خاک کیا نجد مین مجنون نے اڑا رکھی ہے

بزم مے مین جو گئے ہم تو کہا ساقی نے — اک صراحی تری خاطر بھی لگا رکھی ہے

نگہ ناز سے بھی دیکھ جو کرنا ہے حلال — یہ ادا کس کے لیے تو نے اٹھا رکھی ہے

سامنے کرنے نگہ مجھسے یہ قاتل نے کہا — کہ ترے دم کو یہ تلوار لگا رکھی ہے

نہ دکھاتے ہین کمر کو نہ دہن کو یہ بت — اچھی جو چیز ہے وہ آپ اڑا رکھی ہے

حشر کے دن نہ شکایت مین کمی کر اے دل — اب یہ کس دن کے لیے تو نے اٹھا رکھی ہے

نمک افشان جو ہوا زخم یہ وہ ہنس ہنسکر — مین یہ سمجھا کوئی قاتل نے دوا رکھی ہے

غیر کے ساتھ وفا کر کے وہ ہمسے بولے — یہ وہی بات ہے جو تمنے تبا رکھی ہے

نزع مین آؤ تو پھر اسکو تصدق کر دین — جان اک سا رمق ہمنے بچا رکھی ہے

یار مختار ہے جو چاہے کرے ہمسے امیر — گردن عجز تہ تیغ رضا رکھی ہے

غزل جلال

دیکھ لیتے وہ ادھر بھی کبھی آتے جاتے — خاک مین نیچی نگاہون سے ملاتے جاتے

راہ میں اپنی بنایا تھا ہمارا مدفن
کوئی ٹھوکر تو لگا دیتے ہم آتے جاتے

مر بر آتے ہمیں زندہ نہ تو پاتے گا
جان جائیگی ہماری ترے آتے جاتے

زندگی کہ گذرتی کبھی یون بھی کوئی رات
روٹھتے جاتے وہ ہم اونکو مناتے جاتے

جب لقین آتا کہ سچے ہین تمھارے یہ عدے
جھوٹی قسمین بتو سر کی مری کھاتے جاتے

سہر گلے پر مجھے گالی کوئی دیتے شب وصل
کچھ مری سنتے کچھ آپ اپنی سناتے جاتے

مبتلا ان شوخ نگاہون سے جو تھا مد نظر
ہم سے بھی حضرت دل آنکھ ملاتے جاتے

اسکا کیا شکوہ کہ پہلو مین نہ ٹھہرے یہ جلال
دل ٹھہرنے کی کوئی شکل بتاتے جاتے

غزل ظفر

بہار آئی ہے بھر دے بادہ گلگون سے پیمانہ
رہے لاکھون برس ساقی ترا آباد میخانہ

اسی رشک پری پر جان دیتا ہون مین دیوانہ
ادا جسکی ہے بانکی ترچھی چتون چال مستانہ

نہ سمجھے کیونکر ہمارا اس پری پیکر سے یارانہ
وہ بے پروا ہین سودائی وہ سنگین دل ہین دیوانہ

ظفر وہ زاہد و بیدردی ہو حق سے بہتر ہے
کوئی سنتا نہین اب لیلی و مجنون کا افسانہ

غزل

طور پر موسی سے کہدو بے نقاب آنکو ہے
ظاہر و پردہ سے باہر حجاب آنکو ہے

روز محشر خوف کیا ہے حق کیجانب سے محققین
شافع محشر محمدؐ کو خطاب آنے کو ہے

ہوش رہتا ہے بھلا دیکھین کسے روز جزا
سرور دین حشر کے دن بے نقاب آنکو ہے

اے فرشتے ٹھہر جا مت کر ابھی تو قبض روح
جنکو کہتے ہین محمدؐ وہ جناب آنے کو ہے

احمد ذیشان کھڑے ہین اسطرف معراج مین
اسطرف پردہ سے وہ خود بے نقاب آنکو ہے

غزل فلق

شہدی ملکر مرا ترک ستم ایجاد آیا
خون بہا ہاتھ مین لیتا ہوا جلاد آیا

باغبان آیا گلستان مین نہ صیاد آیا
جو کوئی آیا مری جان کو جلاد آیا

بعد مرگ آئی لب گور فریدوں سے صدا
چین اب دہن مادر کا ہمیں یاد آیا

ہیں وہ دیوانہ ہوں رگ میں چھپا نشتر غم
فصد بھی کھولنے آیا تو یہ فصاد آیا

کوہ صحرا کی طرف ہم جو قلق جا نکلے
قیس و فرہاد لگے کہنے کہ استاد آیا

غزل رنگین

نہ چھیڑو ہمیں دل دکھائے ہوئے ہیں
جدائی کے صدمے اٹھائے ہوئے ہیں

حیا دل میں ہے ان کے جاتی نہیں ہے
وہ آنچل کو منہ سے چھپائے ہوئے ہیں

گلہ بخت کا اور نہ شکوہ فلک کا
دل غمزدہ کے ستائے ہوئے ہیں

مزار شہیدان پہ قاتل یہ بولا
یہ سب گھر ہمارے لٹائے ہوئے ہیں

پڑی ہے جو مشکل نہ گھبراؤ رنگین
علی بہر امداد آئے ہوئے ہیں

غزل عاصی

تیرے انداز نے مارا مجھے ناگن بنکے
زلف پر پیچ نے بھی ڈس لیا ناگن بنکے

تیر مژگاں نے تری کر دیا گھائل مجھکو
چشم جادو نے تری عشق کی جوگن بنکے

نیم بسمل سا تڑپتا ہوں تری فرقت میں
اپنے سینے سے لگا لے مجھے ساجن بنکے

تیری فرقت میں اگرچہ میں مروں ہی جاناں
پھول تربت پہ چڑھانا مری مالن بنکے

عاصی مشتاق ہے کر وصل سے دلشاد ذرا
ورنہ محشر میں پڑا رہوں گا ترا دامن بنکے

غزل ظفر

خار حسرت تیر بنکے دل میں کھٹکتا جائے گا
مرغ بسمل کی طرح لاش پھڑکتا جائیگا

دیکھیے کب تک جواب خط سے آنکھیں شاد ہوں
راستہ دیکھا نہیں قاصد بھٹکتا جائیگا

جان جائیگی جو عشق عارض گلگوں میں
تختۂ تابوت مثل گل مہکتا جائے گا

میں وہ کشتہ ہوں کہ میری لاش پر لے دوستو
اک زمانہ دیدۂ حسرت سے تکتا جائیگا

چن کے افشاں بام پر پھر جلد ہٹ جائیو
اے صنم جو دیکھ لے گا سر پٹکتا جائیگا

مر گیا ہون مین کسی کی حسرتِ دیدار مین
قبر تک لاشہ بھی میرا راہ تکتا جاے گا

ظفر قائم رہیگی مملکت تسلیم ہند
اختر اقبال اس گل کا چمکتا جائے گا

غزل ظفر

بلائین زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے
بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

نہ لیتا کوئی سودا مول بازار محبت کا
مگر جان نقد اپنی بیچکر لیتے تو ہم لیتے

جو ہوتا ہم سے ہم بستر تپا پھر تو الگ یا جانا
تڑپ کر کروٹین دن رات گر لیتے تو ہم لیتے

تجھے کیا کام تھا اے بیخبر جو ڈھونڈھتا پھرتا
دل گم گشتہ کی اپنے خبر لیتے تو ہم لیتے

لگا یا جام ہونٹوں نے جو اسنے ہمکو تسکین آ
کہ بوسہ اسکے لب کا اے ظفر لیتے تو ہم لیتے

غزل

شکل تصویر ہو خاموش تماشا کیا ہے
بیٹھے بیٹھے کھینچے جاتے ہو یہ نقشا کیا ہے

کس سے بگڑے ہو خفا کیسے ہو نقشہ کیا ہے
بت بنے بیٹھے ہو صاحب یہ تماشا کیا ہے

مین بھی جھوٹا مرے شکوے بھی سراسر جھوٹے
تم ہی سچے چلو اس بات کا جھگڑا کیا ہے

ایک ہی جلوہ مین بیخود ہوئے غش مین آکر
کتنے اے حضرت موسی ابھی دیکھا کیا ہے

بھجن

ہمارے پربھو اوگن چیت نہ دھرو۔ سم درسی نام تہارو چاہو تو پار کرو۔ ہمارے پربھو اوگن

انترہ اک ندیا اک نالہ کہاوت میلو نیر بھرو۔ جب دونو مل ایک برن بھین گنگا نام پڑو۔ ہمارے

انترہ اک لوہا پوجا مین راکھت اک گھر بدھک پڑو۔ سو دبدھا پارس نہین جانت کنچن کرت کھرو۔ ہمارے پربھو اوگن چیت نہ دھرو۔

انترہ اک مایا اک برہم کہاوت سور شیام جھگڑو۔ اکو نرباہ کریے پربھو اب کین برن جانت پڑو۔ ہمارے پربھو اوگن چیت نہ دھرو۔

بسنت

میرو پیا پردیس گیوری مالن اب نا بسنت کروں۔ گر مالن پورا دکھا وے پورن دیکھ ڈروں۔ ان پورن ہمکا بوروا۔ مین تو برہا کے مارے مروں۔ میرو پیا۔ ابنہ تھی بوڑے بٹیسو بھی پھوٹے کیسر رنگ کروں۔ کیسر رنگ کی چونرہ پہنوں۔ ماتھے نہ بندی جڑوں۔ میرو پیا پردیس۔

بسنت

مدھ ماتی کو یلیا ڈار ڈار۔ مورے آنگن بولت یار یار۔ بیہن کے بدن پر من جور نا پر وی مارے کرت شور۔ موہے بلکھ بلکھ کے ہوت بھور۔ مورے درگن بہت چل دھار دھار۔ مدھ ماتی۔ جو بدھنا موہے نیکھ دیت اوڑ جاتی سانس پیا پاس لیت شیو پر شا دیپٹ کھلی اچیت مین تو ڈھونڈھ پھری سار اہار بار۔ مدھ ماتی کو یلیا ڈار ڈار۔

کبت

ہاتھ پہ ہاتھ دھرے جب ہی تب چونک اوٹھے بر کھبیان دولاری +
شیام سکھی چھیل چھنڈ پڑے تم کا ہیکو بھیکہ بنا وت تاری۔ دیکھین تو
وہ پریم پڑو تپ مین ہم روپ کیو للھاری + پد ماکر یو بیج ناری کہین ہم رہین للھاری
کہ کون ھاری + ہاتھ پے ہاتھ

	ساون دیس	

کہیورے بالم سے گھر آ دین رے۔ دیکھین کو جیہ ہوے

انترہ اگنا تو مورے لیکھے ماہوت دہرے تتھی بدیس سمجیا تو مورے لیکھے ناگن بن پیا ڈس جائے۔ کہیورے بالم

انترہ سا نبا نے چھیوڑی کیچلی بدیا چھوڑا اکرار۔ سیان نے چھوڑا جوبنا دیکھ سہونہ جائے۔ کہیورے بالم سے گھر آ دین رے۔

ہولی

ما تو پھاگ کھیلوں انھیں سنگ۔ جن بارے سے دیکھو ہے سگر وانگ ۔ مین تو
پھاگ کھیلوں اونہیں سنگ

انترہ پر جوری جھکجھوری مین کر ہیونئی ریت سکھی نوپے ڈھنگ ابیر گلال
نگیوں جو پیہوں ۔ کر بیون ٹھیک سکھی در بیون رنگ۔
مین تو کھیلوں پھاگ انھیں سنگ۔

انترہ لپٹ جھپٹ جن گرٹا لگا یو بس لنہو موہ کینو تنگ عظمت واکو
سوانگ نہیو ناچ نچیوں پلیوں بھنگ
مین تو کھیلوں پھاگ انھیں کے سنگ

ہولی

مین تو پیا تورے رنگ مین سمائے رہی ۔ اور رنگ موہے کیا رے پڑی مین
تو پیا تورے رنگ وہی رنگ ریز وہی مین تو جیتک چیتر یا رنگائے رہی
اور رنگ موہے ۔ ہمرے پیا ہم پیا کے رسی سجنی سیا پیر چیر انگوائے رہی ۔ اور
رنگ موہے کیا رے پڑی ۔
با اون کے نگے ستلی مبانی رنگ بھبھوت رمائے رہی اور رنگ موہے کیا رے پڑی
مین تو پیا تورے رنگ سمائے رہی ۔

اوڈھا

مجھرا بندیا لیگئی مور ۔ کٹھاری من ۔ جمنا ہوردن مجھریا
انترہ جاتے کہو موئے بارے بلم سون ۔ جمنا میں جال ڈال چھڑاوین مجھریا بندیا
انترہ جا کے کہو مور سے چھوٹے دو رسون جمنا بن ملتی لگا دیوں ۔ مجھریا بندیا
دا اوریا پیلو

ہندوستان کی مشہور معروف دلچسپ جدید تصنیفات طلب فرمائیے

صرف ایک روپیہ میں ۱۶ عاشق خرید کیجیے

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
بیوفا عاشق	۱ر	دلفریب عاشق	۱ر	کمسن عاشق	۱ر	خرجدار عاشق	۱ر
باوفا عاشق	۱ر	دلپسند عاشق	۱ر	دل بہار عاشق	۱ر	ظریف عاشق	۱ر
دلربا عاشق	۱ر	بیدرد عاشق	۱ر	نوبہار عاشق	۱ر	خمار عاشق	۱ر
فریاد عاشق	۱ر	حسین عاشق	۱ر	نغمہ عاشق	۱ر	معشوق عاشق	۱ر

ہندوستان کے مشہور شعرا کا مقبول عام کلام طلب فرمائیں

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
دیوان جلیل کلاں	عہ ر	دیوان حافظ مترجم	عہ ۲ر	رہبر گرامون مع تصویر مکمل	عہ ر	مثنوی رہبر عشق	۲ر
دیوان جلیل خورد	۴ر	دیوان ظفر	۲ر	دیوان کیف	۸ر	غزلیات قوالی ٹھمری	۱ر
دیوان امیر	عہ ر	دیوان ضامن	۴ر	نوبہار کلکتہ	۱ر	قرب عشق	۳ر
صنم خانہ عشق	عما	دیوان صادق	۳ر	نغمہ شیریں	۱ر	لذت عشق	۳ر
دیوان غالب	۶ر	دیوان مومن	عہ ر	ترانہ شیریں	۱ر	بہار عشق	۳ر
دیوان ذوق	۶ر	دیوان ناسخ	عہ ۴ر	ترانہ عشاق	۱ر	طلسم الفت	۵ر
دیوان بیدم	۸ر	دیوان شاد	عہ	راگ چمن	۲ر	میر حسن	[illegible]
دیوان داغ	۱۲ر	کلیات میر	عہ ۴ر	ونشر راگ	۱۰ر	گلزار نسیم	۲ر
آفتاب داغ	۸ر	کلیات نظیر	عہ	مجمع الاشعار	۴ر	خنجر عشق	۱ر
گلزار داغ	عہ	دیوان میر حسن	۸ر	گوہر قوالی	۱ر	دلفریب کجری	۱ر
باغ کلام اکبر	۴ر	دیوان جان	۴ر	گلدستہ قوالی	۱ر	دل بہار کجری	۱ر
باغ نہال اکبر	۴ر	دیوان چرکین	۲ر	بہار رشیدہ	۲ر	دلپسند کجری	۱ر
						غنچہ دلربا کجری	۱ر

جملہ فرمائشیں بنام حاجی غنی احمد تاجر کتب چوک لکھنؤ آنا چاہیے